أربعون حديثا في فضائل الحج والعمرة

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

74 سلسلہ اربعینات الحدیث النبوی

اربعین حج و عمرہ



تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

74

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

في فضائل الحج والعمرة

اربعین

فضائلِ حج و عمرہ

تالیف:

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعین فضائل حج و عمرہ

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسانِ عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ" [1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ـــ)) [2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ـــ))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔" [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہود مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِیْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِیْنَ إِلٰی مَنَازِلِ الْمُتَّقِیْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِیْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِیْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰی لِلْبَیْهَقِیّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِی صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَـعِینَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَـعُـوْنَ فِـى فَضَائِلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

عمرہ گناہوں کا کفارہ اور حج مبرور کا بدلہ جنت ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْقَآئِمِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾ وَ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾﴾

(الحج : 26 تا 28)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور (یاد کریں) جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ مقرر کر دی (اور اسے حکم دیا) کہ تو میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کر اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع، سجدے کرنے والوں کے لیے میرا گھر پاک رکھ۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے، وہ تیرے پاس پیدل (چل کر) اور ہر لاغر سواری پر (سوار ہو کر) آئیں گے جو ہر دور دراز رستے سے آئیں گی۔ تاکہ وہ اپنے منافع کے لیے حاضر ہوں، اور معلوم ایام میں (ذبح کرتے وقت) ان چوپائے مویشیوں پر اللہ کا نام ذکر کریں جو اللہ نے انھیں دیے ہیں، پھر تم (خود بھی) ان کا گوشت کھاؤ اور ہر لاچار فاقہ کش فقیر کو کھلاؤ۔‘‘

حدیث 1

((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک دونوں کے درمیانی گناہ کا کفارہ ہے۔ حج مبرور (جس میں کسی قسم کے گناہ کا ارتکاب نہ ہو) کا بدلہ جنت کے علاوہ اور کوئی نہیں۔''

حدیث 2

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةِ.)) [2]

''اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا ثواب صرف جنت ہے۔''

حدیث 3

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ، قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ: مَا بِرُّ الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ؟ قَالَ:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، رقم :1773، صحیح مسلم، رقم :1349.

[2] سنن ترمذی، رقم : 810، سلسلة الصحیحة، رقم : 1185، 1200، هداية الرواة : 2458.

إِطْعَامُ الطَّعَامِ إِفْشَاءُ السَّلَامِ .)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج مبرور کی جزا صرف جنت ہے، تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ حج کی نیکی کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا۔''

جہاد کے بعد افضل عمل حج مبرور ہے

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لانا۔ دریافت کیا گیا کہ پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر جہاد فی سبیل اللہ۔ دریافت کیا گیا کہ پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر حج مبرور۔''

حج سے انسان اس طرح پاک ہوتا ہے جیسے نومولود بچہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ

---

[1] مسند احمد، رقم: 3/325، صحيح الترغيب، كتاب الحج، رقم: 1104.

[2] صحيح بخارى، كتاب الحج، رقم: 1519، صحيح مسلم، رقم: 83.

﴿وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَ اتَّقُوْنِ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۱۹۷﴾

(البقرة : 197)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''حج کے مہینے معلوم ومقرر ہیں، چنانچہ جس شخص نے ان (مہینوں) میں حج کو لازم کرلیا تو حج کے دوران میں وہ جنسی باتیں نہ کرے، اللہ کی نافرمانی نہ کرے اور کسی سے جھگڑا نہ کرے اور نیک کام تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے اور (حج کے لیے) زادِ راہ لے لو، بے شک بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقل مندو! تم مجھ سے ڈرو۔''

حدیث 5

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ ، وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ .))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا (اور اس میں) نہ عورتوں کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی فسق و فجور کا کام کیا تو وہ اپنے گناہوں سے (پاک صاف ہوکر) اس دن کی طرح لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا۔''

حج وعمرہ میں متابعت سے فقر اور گناہوں کا خاتمہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝۱۵۸﴾ (البقرة : 158)

[1] صحيح بخاری، كتاب الحج، رقم : 1521، صحيح مسلم، رقم :1350، سنن ابن ماجه، رقم :2889.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے، اور جو شخص خوشی سے کوئی نیکی کرے تو بے شک اللہ قدر کرنے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث 6

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ . .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پے در پے حج وعمرہ کرتے رہو، بلاشبہ حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔''

حج گزشتہ تمام گناہ مٹا دیتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ (الفرقان : 70)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''مگر جس نے توبہ کی اور وہ ایمان لایا اور نیک عمل کیے، تو انھی لوگوں کی برائیوں کو اللہ اچھائیوں سے بدل دے گا، اور اللہ غفور (اور) رحیم ہے۔''

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الحج، رقم: 810، مسند احمد، رقم: 1/387، سلسلة الصحيحة، رقم: 1200.

حدیث 7

((وَعَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ! أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ قَالَ: فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، إِنِّي كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ مِنْهُ، فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلِأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِي، قَالَ: مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟ قَالَ: قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ: تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟ قُلْتُ: أَنْ يُّغْفَرَ لِي قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟)) [1]

''اور ابن شماسہ مہری رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، وہ موت کے سفر پر روانہ تھے، روتے جاتے تھے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف کرلیا تھا۔ ان کا بیٹا کہنے لگا: ابا جان! کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں چیز کی بشارت نہ دی تھی؟ کیا فلاں بات کی بشارت نہ

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 321.

دی تھی؟ انہوں نے ہماری طرف رخ کیا اور کہا: جو کچھ ہم (آئندہ کے لیے) تیار کرتے ہیں، یقیناً اس میں سے بہترین یہ گواہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ میں تین درجوں (مرحلوں) میں رہا ہوں۔ (پہلا یہ کہ) میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں پایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھ سے زیادہ بغض کسی کو نہ تھا اور نہ اس کی نسبت کوئی اور بات زیادہ پسند تھی کہ میں آپ پر قابو پا کر آپ کو قتل کردوں۔ اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو میں دوزخی ہوتا۔ (دوسرے مرحلے میں) جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا کردی تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا، اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایئے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ چنانچہ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا۔ تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اے عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میرے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: کیا تجھے علم نہیں کہ اسلام گزشتہ تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔ ہجرت گزشتہ تمام گناہ مٹا دیتی ہے اور حج گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا قبول کی جاتی ہے

حدیث 8

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ، دَعَاهُمْ فَأَجَابُوْهُ، وَسَأَلُوْهُ

فَأَعْطَاهُمْ .)) [1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انہیں عطا کر دیا۔''

حج وعمرہ، عورت، کمزور، بوڑھے اور بچے کا جہاد ہے

حدیث 9

((وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَا نَغْزُو وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ؟ فَقَالَ: لَكِنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ الْحَجُّ، حَجٌّ مَبْرُورٌ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .)) [2]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم بھی کیوں نہ آپ کے ساتھ جہاد اور غزووں میں جایا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے سب سے اچھا اور مناسب جہاد حج ہے، ایسا حج جو مقبول ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے، میں نے کبھی حج نہیں چھوڑا۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، رقم: 2893، صحيح الترغيب، رقم: 1108.

[2] صحيح بخاری، كتاب العمرة، رقم: 1861.

حدیث 10

((وَعَنْ عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ: اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں پر جہاد فرض ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں ان پر جہاد فرض ہے لیکن اس میں قتال نہیں ہے اور وہ ہے حج وعمرہ۔''

حدیث 11

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْأَةِ: اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔''

حدیث 12

((وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ جُبَانٌ وَإِنِّيْ ضَعِيْفٌ، قَالَ: هَلُمَّ إِلَى جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِيْهِ: اَلْحَجُّ.)) [3]

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، رقم: 2901، المشكاة، رقم: 2534۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن نسائی، رقم: 2463، صحيح الترغيب، كتاب الحج: 1100.

[3] سنن دارقطنی، رقم: 282، سنن الكبرى للبيهقي: 350/4، ارواء الغليل: 152/4۔ محدث البانی نے اسے ''صحيح الإسناد'' قرار دیا ہے۔

''اور حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا، بلاشبہ میں ایک ضعیف القلب اور کمزور آدمی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، ایسا جہاد کرو جس میں کوئی تکلیف نہیں اور وہ حج ہے۔''

رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر

حدیث 13

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّينَ مَعَنَا؟ قَالَتْ: كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ أَبُو فُلَانٍ وَابْنُهُ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا، وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ: فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيهِ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ.))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون (ام سنان رضی اللہ عنہا) پوچھا: تو ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کرتی؟ وہ کہنے لگی کہ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ابوفلاں (یعنی اس کا خاوند) اور اس کا بیٹا سوار ہوکر حج کے لیے چل دیئے اور ایک اونٹ انہوں نے چھوڑا ہے، جس سے پانی لایا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان کا عمرہ ایک حج کے برابر ہوتا ہے۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الحج، باب عمرة فی رمضان، رقم: 1782، صحيح مسلم، رقم: 1256، سنن ابن ماجه، رقم: 2993.

حاجی اور عمرہ والے کو اس کے خرچ اور مشقت کا اجر

حدیث 14

((وَعَنِ الْأَسْوَدِ قَالَا: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ، فَقِيلَ لَهَا: انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي، ثُمَّ ائْتِينَا بِمَكَانِ كَذَا، وَلٰكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ.))[1]

''اور اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ تو دو نسک (یعنی حج وعمرہ) کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں نے صرف ایک نسک (یعنی حج) کیا ہے؟ اس پر ان سے کہا گیا کہ پھر انتظار کریں اور جب پاک ہو جائیں تو تنعیم جا کر وہاں سے (عمرہ کا) احرام باندھیں پھر ہم سے فلاں جگہ آملیں اور یہ کہ اس عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور محنت کے مطابق ملے گا۔''

حاجی کو اپنی سواری کی وجہ سے بھی اجر ملتا ہے

حدیث 15

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيئَةً،

[1] صحيح بخاری، كتاب العمرة، رقم: 1787، صحيح مسلم، رقم: 1211.

وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً .)) ❶

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: حاجی کا اونٹ جب بھی قدم اٹھاتا ہے یا ہاتھ (زمین پر) رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں یا اس سے ایک گنا مٹا دیتے ہیں یا اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔''

حج وعمرہ کے راستے میں فوت شدہ کے لیے مکمل اجر

حدیث 16

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ حَاجًّا فَمَاتَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرَ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ خَرَّجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كَتَبَ اللّٰهُ أَجْرًا الْمُعْتَمِرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ خَرَجَ غَازِيًا فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرًا الْغَازِى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج کرنے کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا تو اس کے لیے روز قیامت تک حج کرنے والے کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جو عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوا اور فوت ہو گیا تو اس کے لیے روز قیامت تک عمرہ کرنے والے کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص جہاد کرنے کے لیے نکال اور فوت ہو گیا تو اس کے لیے روز قیامت تک

❶ شعب الایمان للبیهقی، رقم: 4116، صحیح الترغیب، کتاب الحج: 1106، سنن ترمذی، رقم: 959.

❷ مسند ابی یعلی: 6357/11، سلسلة الصحيحة، رقم: 2553.

جہاد کرنے والے کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔''

حج اسلام کا رکن ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ (آل عمران : 97)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس میں واضح نشانیاں ہیں (اور) مقام ابراہیم ہے، اور جو اس میں داخل ہو جائے، وہ امن والا ہو جاتا ہے، اللہ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے جو اس کی طرف سفر کرنے کی طاقت رکھتے ہوں اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ ساری دنیا سے بے پروا ہے۔ ''

حدیث 17

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.))[1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر رکھی گئی ہے، یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم : 8، صحیح مسلم، رقم : 16، سنن ترمذی، رقم :2612.

حج کے وقت عورت کے ساتھ محرم ہو

حدیث 18

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ.)) [1]

"اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ بغیر کسی محرم رشتہ دار کے ایک دن اور رات کا سفر کرے۔"

وقوف عرفہ اور مزدلفہ میں شب بیداری

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝۱۹۸﴾ (البقرة : 198)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم (حج کے دوران) اپنے رب کا فضل تلاش کرو، پھر جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور تم اسے اس طرح یاد کرو جس طرح اس نے تمھیں ہدایت دی اور یقیناً اس سے پہلے تم گمراہوں میں سے تھے۔"

حدیث 19

((وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِيِّ أَنَّهُ حَجَّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

[1] صحيح بخاری، كتاب تقصير الصلاة، رقم :1088، صحيح مسلم، رقم :1339.

اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُدْرِكْ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ بِجَمْعٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَنْضَيْتُ رَاحِلَتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي، وَاللّٰهِ! إِنْ تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ، فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ شَهِدَ مَعَنَا الصَّلَاةَ، وَأَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا، فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ.))[1]

''اور حضرت عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حج کیا۔ وہ (عام) لوگوں تک اس وقت پہنچے جب لوگ مزدلفہ میں تھے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی سواری کو دبلا کردیا اور اپنی جان کو تھکا دیا۔ قسم ہے اللہ کی میں نے کوئی ٹیلا نہیں چھوڑا جس پر ٹھہرا نہ ہوں۔ تو کیا میرا حج ہوگیا؟ تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ (10 ذوالحجہ کے روز مزدلفہ میں فجر کی) نماز میں حاضر ہوا اور میدان عرفات سے رات یا دن کو چکر لگا آیا تو بے شک اس نے اپنا میل کچیل دور کرلیا اور اس کا حج مکمل ہوا۔''

حدیث 20

((وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ الطَّائِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ

[1] سنن ابن ماجه، رقم:3016، سنن ابو داؤد، رقم:1950.

عَلَيْهِ فَهَلْ لِى مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هٰـذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ أَتَمَّ حَجَّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ.)) ❶

''اور حضرت عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت آیا جب آپ نماز کے لیے نکلے۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں طے کے دو پہاڑوں کے درمیان سے آیا ہوں، میں نے اپنی سواری کو اور اپنے آپ کو تھکا دیا۔ اللہ کی قسم! میں نے کوئی ایسا ٹیلہ نہیں چھوڑا جس پر وقوف نہ کیا ہو تو کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہماری اس نماز میں شریک ہوا اور ہمارے ساتھ (مزدلفہ میں) ٹھہرا رہا حتی کہ لوٹ گیا اور اس سے پہلے رات یا دن کے کسی حصے میں وہ وقوف عرفہ بھی کر چکا تھا تو یقیناً اس کا حج مکمل ہوا اور اس نے مناسک حج مکمل کر لیے۔''

طواف وداع کرنا

حدیث 21

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ.)) ❷

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وہ سب

❶ سنن ترمذی، كتاب الحج، رقم: 891.

❷ صحيح بخاری، كتاب الحج، رقم: 1755، صحيح مسلم، رقم: 1328، سنن دارمی: 1933.

سے آخر میں بیت اللہ کا طواف (یعنی طواف وداع) کریں لیکن حائضہ سے اس کی تخفیف کی گئی ہے۔''

حج استطاعت کے بعد فوری طور پر واجب ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ﴾ (البقرة: 148)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''لہٰذا تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾

(آل عمران: 133)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو۔''

حدیث 22

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنِ الْآخَرِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرِضُ الْمَرِيْضُ، وَتَضِلُّ الرَّاحِلَةُ، وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس یا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو حج کرنا چاہتا ہے وہ جلدی کرے کیونکہ بے شک مرض لاحق ہوسکتا ہے، سواری گم ہوسکتی ہے اور کوئی حاجت پیش آسکتی ہے۔''

---

[1] مسند احمد: 1/214، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، رقم: 2883، ارواء الغليل: 990۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

عمرہ ایک سے زیادہ مرتبہ بھی کیا جاسکتا ہے

حدیث 23

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک دونوں کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔''

نابالغ بچے کا حج

حدیث 24

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ.)) [2]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بچے کو اٹھا کر لائی اور کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس کے لیے حج ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں اور اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، رقم: 1773، صحیح مسلم، رقم 1349، سنن ترمذی، رقم: 933.

[2] صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم 3254، سنن ابوداؤد، رقم: 1736.

حدیث 25

((وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا أُكَرِّي فِي هَذَا الْوَجْهِ، وَكَانَ نَاسٌ يَقُولُونَ لِي: إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ، فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنِّي رَجُلٌ أُكَرِّي فِي هَذَا الْوَجْهِ، وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ لِي: إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَلَيْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَتُفِيضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَتَرْمِي الْجِمَارَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى! قَالَ: فَإِنَّ لَكَ حَجًّا، جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ، حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ [البقرة: 198] فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَرَأَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَقَالَ: لَكَ حَجٌّ.)) [1]

''اور ابو امامہ تیمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے حج میں جانور کرایہ پر دیتا تھا۔ لوگ کہتے تھے تیرا حج نہیں ہوتا۔ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! میں ایسا آدمی ہوں جو دوران حج کرایہ کماتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ میرا حج درست نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا تو احرام نہیں باندھتا، تلبیہ نہیں کہتا، طواف نہیں کرتا، عرفات سے نہیں لوٹتا اور کنکریاں نہیں مارتا؟ میں نے کہا، کیوں نہیں، سب کچھ کرتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تو تیرا حج درست ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا تھا اور اس نے آپ سے ایسا ہی سوال پوچھا تھا جیسا اس نے مجھ سے پوچھا

[1] سنن ابو داؤد، كتاب المناسك، رقم: 1733۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ہے۔ آپ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”تم پر اپنے رب کا فضل تلاش کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔“ پس رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو بلایا اور یہ آیت سنائی اور کہا: تیرا حج درست ہے۔“

کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا

حدیث 26

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَشْعَمَ فَجعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ، وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.)) [1]

”اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے، پس خشعم قبیلہ کی ایک عورت آئی تو فضل اس کی طرف دیکھنے لگ گئے اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگ گئی، نبی ﷺ نے فضل کا رُخ دوسری طرف پھیر دیا، پس اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک اللہ کی جانب سے اس کی بندوں پر عائد فریضہ حج نے میرے والد پا لیا ہے اور وہ بہت بوڑھا ہے، سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ یہ حج الوداع کا واقعہ ہے۔“

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، رقم: 1513، صحیح مسلم، رقم: 1334، سنن ابوداؤد، رقم: 1809.

حدیث 27

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً؟ اقْضُوا اللَّهَ، فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ.)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہنیہ قبیلہ کی ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور اس نے عرض کیا، میری والدہ نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے ہی فوت ہوگئی، کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں اس کی طرف سے حج کر۔ مجھے بتا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتی؟ اللہ کا قرض ادا کر (کیونکہ) اللہ کا قرض سب سے زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔''

حج فی سبیل اللہ میں شامل ہے

حدیث 28

((وَعَنْ أُمِّ مَعْقَلٍ الْأَسَدِيَّةِ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ مِنْ سَبِيْلِ اللَّهِ.)) [2]

''اور حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج

---

[1] صحیح بخاری، کتاب العمرۃ، رقم: 1852.

[2] مسند احمد، رقم: 4/221، 6/405، مستدرك حاكم: 1/482، ارواء الغليل، رقم: 869- حاکم اور شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اور عمرہ فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔''

تلبیہ اونچی آواز سے پکارنا چاہیے

حدیث 29

((وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ.)) [1]

''اور حضرت سائب بن خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس وحی لے کر تشریف لائے کہ (اے نبی!) اپنے ساتھیوں کو بلند آواز سے تلبیہ کہنے کا حکم دو۔''

جمرۂ عقبہ کی رمی

حدیث 30

((وَعَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَيَقُوْلُ: لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ، فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هٰذِهِ.)) [2]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو رمی کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حج کے طریقے سیکھ لو، میں نہیں جانتا شاید اس حج کے بعد میں کوئی حج نہ کرسکوں۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، رقم: 2922۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] صحيح مسلم، كتاب المناسك، رقم: 3137.

خطبۂ یوم النحر

حدیث 31

((وعن أبي بكرة عن النبي ﷺ قال: الزمان قد استدار كهيئة يوم خلق السموات والأرض، السنة اثنا عشر شهرا، منها أربعة حرم، ثلاثة متواليات: ذو القعدة، وذو الحجة، والمحرم، ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان، أي شهر هذا؟ قلنا: الله ورسوله أعلم، فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه، قال: أليس ذو الحجة؟ قلنا: بلى، قال: فأي بلد هذا؟ قلنا: الله ورسوله أعلم، فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه، قال: أليس البلدة؟ قلنا: بلى، قال: فأي يوم هذا؟ قلنا الله ورسوله أعلم، فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه، قال: أليس يوم النحر؟ قلنا: بلى، قال: فإن دمائكم وأموالكم- قال محمد: وأحسبه قال: وأعراضكم- عليكم حرام كحرمة يومكم هذا، في بلدكم هذا، في شهركم هذا، وستلقون ربكم فيسألكم عن أعمالكم، ألا فلا ترجعوا بعدي ضلالا، يضرب بعضكم رقاب بعض، ألا ليبلغ الشاهد الغائب، فلعل بعض من يبلغه أن يكون أوعى له من بعض من سمعه، فكان محمد إذا ذكره يقول: صدق محمد ﷺ ثم قال: ألا هل

بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ .))[1]

''اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا: بلاشبہ زمانہ گھوم کر اپنی اسی دن کی ہیئت پر پہنچ گیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہے، جن میں سے چار مہینے حرمت کے ہیں۔ تین تو پے در پے ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور ایک رجب مضر، جو جمادی الآخرہ اور شعبان کے درمیان ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا، کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں، آپ خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے سوچا شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر آپ نے خود ہی فرمایا: کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، بے شک۔ پھر آپ نے دریافت کیا، یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام بتائیں گے۔ آپ نے پھر خود فرمایا، کیا یہ نحر کا دن نہیں ہے؟ ہم نے کہا، بالکل ٹھیک۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں، جیسے تمہارا یہ دن، تمہارا یہ شہر اور تمہارا یہ مہینہ حرمت والا ہے۔ تم عنقریب اپنے پروردگار سے ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں دریافت کرے گا۔ خبردار! تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں

[1] صحیح بخاری، كتاب المغازی، رقم: 4406، صحيح مسلم، رقم: 1679.

چلاؤ۔ خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی؟ لوگوں نے کہا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر فرمایا: جو لوگ حاضر ہیں وہ یہاں غیر حاضر لوگوں تک یہ پیغام پہنچا دیں اس لیے کہ کبھی وہ لوگ جنہیں کچھ پہنچایا جاتا ہے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔''

عمرے کا ثواب بقدر مشقت

حدیث 32

((وَعَنِ الْأَسْوَدِ قَالَا: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ، وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ فَقِيلَ لَهَا: انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي ثُمَّ ائْتِينَا بِمَكَانِ كَذَا وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ، أَوْ نَصَبِكِ)) [1]

''اور اسود نے بیان کیا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! لوگ تو دو نسک (حج اور عمرہ) کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں نے صرف ایک نسک (حج) کیا ہے؟ اس پر ان سے کہا گیا: ''پھر انتظار کریں اور جب پاک ہو جائیں تو تنعیم جا کر وہاں سے (عمرہ کا) احرام باندھیں، پھر ہم سے فلاں جگہ آ ملیں اور یہ کہ اس عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور محنت کے مطابق ملے گا۔''

احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا

حدیث 33

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ

[1] صحيح بخاری، كتاب العمرة، رقم: 1787.

بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ.)) ❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت اپنے پاس موجود سب سے عمدہ خوشبو (کستوری) لگایا کرتی تھی۔''

حالت احرام میں فوت ہونے والے کا ثواب

حدیث 34

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اغْسِلُوا الْمُحْرِمَ فِي ثَوْبَيْهِ اللَّذَيْنِ أَحْرَمَ فِيهِمَا، وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا.)) ❷

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم کو اس کے ان دو کپڑوں میں پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو جن میں اس نے احرام باندھا ہوا تھا اور اسے اس کے احرام کے دو کپڑوں میں ہی کفن دو۔ اسے خوشبو مت لگاؤ اور اس کا سر بھی نہ ڈھانپو کیونکہ اسے روز قیامت احرام کی حالت میں ہی اٹھایا جائے گا۔''

حج میں قربانی کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ﴾

(البقرة: 196)

❶ صحيح بخاری، كتاب اللباس، رقم: 5928، صحيح مسلم، رقم: 1189.

❷ سنن نسائی، باب كيف يكفن المحرم إذا مات، رقم: 1904۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک کہ قربانی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے۔''

حدیث 35

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا.)) [1]

''اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عشرہ ذوالحجہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اپنے بالوں اور ناخنوں سے کچھ نہ کاٹے۔''

تلبیہ کہنے کی فضیلت

حدیث 36

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا.)) [2]

''اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں جانب

[1] صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، رقم: 1977، سنن ابوداؤد، رقم: 2791، سنن ترمذی، رقم: 1523، سنن ابن ماجه، رقم: 3149، السنن الكبرىٰ للنسائی، رقم: 4451.

[2] سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، رقم: 2921، سنن ترمذی، رقم: 828۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

زمین کے آخری کناروں کے تمام پتھر، درخت اور کنکریاں سب لبیک پکارتے ہیں (جس کا اجر بھی تلبیہ کہنے والے کو ملتا ہے۔)''

تلبیہ کے مسنون الفاظ

حدیث 37

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ .)) [1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ ان الفاظ میں تھا: ''لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ'' حاضر ہوں اے اللہ! حاضر ہوں میں، تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں، تمام حمد وتعریف تیرے لیے ہی ہے اور تمام نعمتیں تیری طرف سے ہی ہیں۔ بادشاہی تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

بیت اللہ کو دیکھ کر دعا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٢٧ ﴾ (البقرة: 127)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور اسماعیل بھی۔ اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الحج، رقم: 1549، صحيح مسلم، رقم: 1184، سنن ابوداؤد، رقم: 1812.

حدیث 38

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمَّا رَأَى الْبَيْتَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ.)) [1]

''اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ بیت اللہ شریف کو دیکھتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے لہٰذا اے پروردگار! تو ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔''

کعبہ کی فضیلت

حدیث 39

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ.)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعتیں ادا کیں اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔''

عمرہ کرنے والا کب احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوتا ہے؟

حدیث 40

((وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ

[1] مصنف ابن أبي شيبة: 15757، تلخيص الجير لابن حجر: 2/257.
[2] سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، رقم: 2956، سلسلة الصحيحة: 2725.

يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا .)) [1]

''اور حضرت عطاء نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام حج کو عمرہ میں بدل لیں، طواف کریں، پھر بال چھوٹے کرائیں اور احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحيح بخاری، ابواب العمرة، قبل حديث رقم: 1791 تعليقاً.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخاری، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذی، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابی الجلبی، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبی داود سليمان بن الأشعث السجستانی (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينی، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامی، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائی (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانی، طبعة المكتب الإسلامی.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمی، منشورات دار الكتاب العربی، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزی، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بيروت.